بسم الله الرحمن الرحیم

سوال وجواب

افغانستان میں دو مشہور معاہدوں دویانی اور ضگی کا حکم

منجانب: عبد الجلیل قامع

سوال:

السلام علیکم... اے ہمارے جلیل قدر شیخ ! افغانستان میں ہمارے ہاں ایک معاملہ بہت مشہور ہے جس کے بارے میں ہم حکم نہیں جانتے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے: ایک غریب شخص کسی اور کی گائے کا بچہ، جس کی عمر ایک سال یا دس ماہ ہو، کی ایک یا دو سال پرورش کرتا ہے۔ اگر یہ مادہ ذات ہو اور اس کا بچہ ہو جائے تو غریب شخص بچے اور دودھ کا مالک بن جاتا ہے اور گائے مالک کو واپس کر دیتا ہے یا پھر بچے کی پیدائش سے پہلے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت مالک کے ساتھ آدھی آدھی تقسیم کر لیتا ہے۔ اور اگر گائے نر ذات ہو تو غریب شخص پرورش کے بعد یا تو اس کو فروخت کر کے قیمت مالک کے ساتھ آدھی آدھی تقسیم کر لے گا یا پھر اسے اپنے پاس رکھے گا اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد کو مالک کے ساتھ تقسیم کرے گا۔ پہلی صورت "دویانی" اور دوسری "ضگی" کہلاتی ہے، کیا یہ معاملہ درست ہے؟

جزاک اللہ خیراً

جواب:

وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته،

اسلام میں اجارہ کی شرائط میں سے ہے کہ اجرت معلوم ہو، "اسلام کا اقتصادی نظام" کتاب میں "کام کی اجرت" کے مضمون میں درج ذیل کا ذکر ہے (صفحہ نمبر 83 انگریزی زبان میں اور صفحہ نمبر 91 عربی زبان میں):

"اجارہ کے عقد میں مقررہ اجرت کی ادائیگی معلوم ہو جس پر گواہی اور تفصیل اس میں کسی شک وشبہ کو ختم کر دیتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: «إذا استأجر أحدكم أجيراً فليعلمه أجره» "جو کوئی کسی کو اجارہ پر رکھے اسے ضرور اجرت سے آگاہ کرے"۔

اجارہ کا معاوضہ نقد، مال یا کسی فائدے کی صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ معاوضہ ہر وہ چیز ہو سکتی ہے جو کسی شے کی قیمت بن سکے، چاہے وہ مال ہو یا کسی کام سے منفعت اس شرط پر کہ یہ معلوم ہو اور اگر یہ معلوم نہ ہو تو یہ عقد باطل ہو گا۔ چنانچہ اگر ایک فرد کو کسی فصل کی کٹائی کے لئے ملازم رکھا جائے اور معاوضے کے طور پر فصل کا ایک حصہ مقرر کیا جائے تو یہ باطل ہو گا کیونکہ اجرت معلوم نہیں ہے۔ تاہم اگر اس کا معاوضہ دو یا چار کلو گندم ہو تب یہ جائز ہو گا۔

مزدور کو کھانا اور کپڑے کے عوض کام پر رکھنا بھی جائز ہو گا کیونکہ یہ عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ ان کے عوض بچے کو دودھ پلائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ) "اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور پہننا دستور کے مطابق بچے کے باپ پر لازم ہے" (البقرہ: 233)۔

لہٰذا دودھ پلانے کے عوض ان کا کھانا اور پہننا اجرت ٹھہرا۔ اگر یہ اجرت دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے جائز ہے تو پھر باقی تمام لوگ بھی اجرت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی اجارہ کے ضمن میں آتے ہیں"۔

لہٰذا اجرت پر حاصل کیا گیا کام حتمی طور پر واضح ہونا چاہیے اور کوئی ابہام نہ رہے، تاکہ کام بغیر کسی تنازعے کے لوٹایا جا سکے۔ کیونکہ عقود در حقیقت لوگوں کے مابین تنازعات کو ختم کرنے کے لئے طے پاتے ہیں۔ تاہم اجرت پر حاصل کیے گئے کام کی نوعیت کا واضح ہونا لازم ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: «إذا استأجر أحدكم أجيراً فليعلمه أجره» "جو کوئی کسی کو اجارہ پر رکھے اسے ضرور اجرت سے آگاہ کرے"۔ اسے دار القطنی نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ اور جو مسند احمد نے ابی سعیدؓ سے روایت کیا ہے کہ "آپ ﷺ نے مزدور رکھنے سے منع فرمایا جب تک اسے اجرت سے آگاہ نہ کر دیا جائے"، تاہم اگر اجرت طے نہ پائی ہو تو اجارہ کا عقد صحیح تصور ہو گا۔ اور تنازعے کی صورت میں عرف عام میں اجرت کا تعین کیا جائے گا۔ اس موضوع پر

تفصیلاً "اسلام کا اقتصادی نظام" کتاب میں "اجارہ" کے باب میں بحث کی گئی ہے۔
تاہم آپ کا معاملہ میری رائے کے مطابق درج ذیل ہے:
ایک غریب شخص ایک سال یا دس ماہ کے بچھڑے کی پرورش میں ایک یا دو سال کام کرتا ہے۔اس کا معاوضہ اگر بچھڑا مادہ ہو تو:
1۔اگر اس مدت میں اس گائے کا بچہ ہو جائے تو غریب شخص کا معاوضہ بچہ اور دودھ ہوتا ہے اور گائے واپس مالک کو لوٹا دیتا ہے۔
2۔یا پھر گائے کے بچے کی پیدائش سے پہلے ہی اس کو فروخت کر کے آدھی قیمت بطور معاوضہ وصول کر لیتا ہے۔
اگر بچھڑا نر ذات کا ہو تو ایک یا دو سال کی پرورش کا معاوضہ یوں ہو گا:
3۔غریب گائے کو فروخت کر کے آدھی قیمت وصول کرتا ہے۔
4۔یا پھر اس گائے کو اپنے پاس ہی رکھے اور اس کا فائدہ دونوں آپس میں تقسیم کر لیں گے۔
اگر مندرجہ بالا فہم درست ہے، تو:
شرعی حکم کا دارومدار معاوضے کے معلوم ہونے پر ہو گا، اور بچھڑے کی پرورش کے اوقات بھی متعین ہونا لازم ہونگے، اس صورت میں جواب مندجہ ذیل ہے:

- نکتہ (1) کا عقد جائز نہیں ہو گا کیونکہ اجرت وہ ہے جو مادہ کے پیٹ میں ہے، لہٰذا معلوم نہیں ہے۔
- نکتہ (2) کا عقد جائز ہو گا کیونکہ اجرت معلوم ہے جو کہ گائے کی آدھی قیمت کی صورت میں ہے۔
- نکتہ (3) کا عقد جائز ہو گا کیونکہ اجرت معلوم ہے جو کہ گائے کی آدھی قیمت کی صورت میں ہے۔
- نکتہ (4) میں مشترکہ فائدہ کو واضح کرنا ضروری ہے تا کہ ابہام کو رفع کیا جا سکے، اور اگر فائدہ معلوم نہ ہو تب یہ عقد جائز نہیں ہو گا۔

آپ کا بھائی

عطاء بن خلیل ابو الرشتہ

3 جمادی الثانی 1438 ہجری
02/03/2017م